Registered L. No. 77

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

قیمت پیشگی سالانہ

عوام سے (صر)
خواص و معاونین سے (عہ)
ہندوستان سے باہر (سے)
غیر مذاہب والوں سے (۱۲)
اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپے سے کم آمدنی والے لوگوں سے

نوٹ

عیر کا سالانہ اضافہ مندرجہ بالا قیمتوں میں ڈبل اشاعت کی وجہ سے کیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار ہر مہینے کی ۲ و ۶ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۸ و ۲۲ و ۲۶ و ۳۰ تاریخ کو قادیان دارالامان سے شایع ہوتا ہے۔

الحکم

Digitized by Khilafat Library

اڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

نمبر ۵۳ قادیان دارالامان مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۸ء مطابق ۴ رمضان سنہ ۱۳۲۶ ہجری المقدس جلد ۱۲

ترجمۃ القرآن

خدا تعالیٰ کی حمد اور اُسی کا شکر ہے۔ جس نے محض اپنے فضل سے اس خاکسار کو توفیق دی کہ وہ اُس کے کلام پاک کی خدمت اور اشاعت کے لئے قدم اُٹھائے۔ دس سال کا عرصہ گزرتا ہے۔ جب اُس نے اس ضرورت کو محسوس کر کے اپنے اخبار الحکم میں قرآن کریم پر لطیف نوٹس کے عنوان سے حضرت حکیم الامت کے درس قرآن مجید سے لئے ہوئے نوٹس شایع کرنے شروع کئے۔ لیکن جب دیکھا گیا کہ اخبار میں اتنی گنجائش نہیں تو اکثر احباب کے اصرار سے علیحدہ تفسیر القرآن کے طرز پر انہیں شایع کرنے کا تہیہ کیا گیا۔ اور خدا تعالیٰ ہی کے فضل سے پہلا پارہ پھر دوسرا پارہ پھر باقی حصہ سورۃ بقرہ کا شایع ہو گیا۔ یہ میری خوش نصیبی ہے کہ اس طرز کی یہ پہلی تفسیر مانی گئی۔ اور دوستوں اور دشمنوں نے بالاتفاق پسند کیا۔ یہاں تک کہ وہ لوگ جنہوں نے یورپ میں رہکر آزادانہ زندگی بسر کی تھی اور مذہب کے نام سے بھی چنداں دلچسپی نہ رکھتے تھے۔ بحالیکہ وہ مسلمان تھے۔ ان میں سے بھی بعض نے جنہوں نے اسے پڑھا۔ از بس پسند کیا۔ اور قرآن کریم کی عظمت کا انہیں اقرار کرنا پڑا۔

اس سے بھی بڑھکر میں ایک بات محض تحدیث بالنعمۃ کے طور پر عرض کرتا ہوں۔ کہ ایک نہایت معزز اور آزاد خیال مسلمان مجسٹریٹ کو یہ تفسیر قادیان لے آئی۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

یہ شوق اور جوش میرے دل سے کبھی محو نہیں ہوا مگر بعض دوستوں کے خیال کے موافق میری کثرت افکار اس کا باعث سمجھو یا مشیت ایزدی کو اس کا موجب قرار دو۔ احباب چاہتے تھے کہ لگاتار اور مسلسل یہ کام ہو۔ مگر نہیں ہو سکا۔ چنانچہ سورہ آل عمران کی تفسیر کچھ چھپی پڑی ہے اور کچھ لکھی ہوئی۔ اب حضرت مسیح موعودؑ کے وصال اور رفع کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح نے جب قرآن مجید کے پڑھنے اور اشاعت کی بیعت لی۔ تو پھر یہ جوش تازہ ہو گیا۔ اور میں نے ارادہ کر لیا۔ کہ جہاں سے آپ درس کا سلسلہ بعد خلافت شروع کرتے ہیں۔ وہیں سے اس کی اشاعت کا انتظام کروں۔ اس طرح پر یہ ایک تاریخی واقعہ ہوگا۔ میرے منشاء سے ناواقف لوگوں نے جو شاید دنیا میں کام کرنے کے بجائے نکتہ چینی کو ہی امر اہم سمجھتے ہیں۔ اس کو ہنسی میں اڑا دیا۔ کسی نے کہا کہ یہ قرآن کریم کی بے ادبی ہے کہ پارہ پارہ شایع ہو۔ کسی نے کہا کہ اگر ترجمہ ہی کے رنگ میں اور پارہ پارہ شایع کرتا ہے۔ تو بہتر ہے کہ شروع سے ہو۔ غرض مجھے اس کے متعلق بہت کچھ سُننا پڑا۔ اگر میں جواب دینے کے لئے قلم اُٹھاتا۔ تو یہ اچھا خاصہ مشغلہ ہو جاتا۔ اور شائد میں اس کام سے رہ جاتا۔ جو اب ہو گیا ہے۔ میں ایسے لوگوں کو جو پارہ پارہ کی اشاعت یا ایک یا دوسری ترتیب پر اعتراض کرتے ہیں۔ کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ مگر وہ اتنا یاد رکھیں۔ کہ قرآن مجید کا نزول بھی نجماً نجماً ہوا تھا۔ اور اس وقت جو ترتیب قرآن مجید کی ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ وہ اسے پڑھیں تو انہیں مکی اور مدنی سورتوں کی ترتیب سے ایک سبق ملیگا۔

بہرحال میں نے اپنے خیال میں خدمت قرآن کریم کے لئے اور قوم کی ایک ضرورت کو محسوس کر کے یہ کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے امید ہے کہ وہ مقبول ہوگا۔ اور اب جبکہ احباب اُسے پڑھیں گے۔ انہیں معلوم ہوگا۔ کہ کس محنت سے کام لیا گیا ہے۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کے مسودات پڑھتے ہوئے مجھے فرمایا کہ "بڑی ہی محنت کی گئی ہے اور ایسا لکھا ہے کہ مجھے ایک حرف بھی کاٹنے کی ضرورت نہیں پڑی" یہ قوم چونکہ قدر شناس ہوتی ہے اور خصوصاً وہ شخص جس کو قرآن مجید

مطبع انوار احمدیہ مشین پریس قادیان دارالامان میں شیخ یعقوب علی (تراب) احمدی چھپ کر شایع ہوا

کا عشق ہو۔ اس لئے میں اپنی ساری کلفتوں کی اسی کو تلافی یقین کرتا ہوں۔ جو خلیفۃ المسیح کی منہ سے ایسے الفاظ نکلے۔

بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل و توفیق سے یہ پہلا پارہ جو سورہ زمر سے لیکر سورہ حم سجدہ تک ہے۔ طیار ہو گیا ہے۔ . . . . .

. . . اور احباب کی خدمت میں روانہ ہو چکا ہے۔ اور جنہوں نے اطلاع دیدی ہے۔ اُن کے شوق کے موافق تعمیل ہو گئی۔

اس میں یہ التزام رکھا ہے۔ کہ قرآن مجید کا ترجمہ متن کے پاس نیچے مع نمبر آیات اوپر دیدیا ہے۔ اور نیچے حاشیہ میں تفسیری نوٹ ہیں۔ جن میں یہ امر خصوصیت سے مدنظر رکھا ہے۔ کہ ترتیب آیات قرآنی اور ان کے باہمی ربط کو ساتھ ساتھ دکھایا جاوے۔ میں خدا تعالیٰ کے فضل پر یقین کرکے یہ بات کہنے کی جرأت کرتا ہوں۔ کہ جو شخص اس کو پڑھیگا۔ وہ انشاءاللہ العزیز اسے بنظر پسند کرے گا۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ ہمیں قرآن کریم کا فہم اور عمل نصیب ہو۔ اور جس غرض کے لئے یہ خدمت کی گئی ہے۔ اس میں اخلاص ہو۔ اور آئندہ توفیق ملے۔ آمین!

میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال رہا۔ اور صحت بھی اچھی رہی۔ تو اخیر دسمبر تک غالباً سات سپارے پورے ہو جائیں۔ پر سب توفیقیں اُسی کے ہاتھ میں ہیں ھو نعم المولیٰ و نعم النصیر۔

کلامِ امیر المومنین

رسالہ البیان کے ایڈیٹر نے ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ کے رسالہ میں پیغمبروں کی موت کی سُرخی کے ذیل میں حضرت اقدسؑ کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہمارا یہ زمانہ نبوت کا زمانہ نہیں اس پر حضرت خلیفۃ المسیح نے اُن کو ایک خط لکھا ہے۔ جو فائدہ عام کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

ایڈیٹر صاحب البیان کے نام ایک خط

جناب من!

ہمارا مذہب کیا ہے؟

مختصراً عرض ہے۔

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ

۱۔ اللہ تعالیٰ تمام صفات کاملہ سے موصوف اور ہر قسم کے عیب و نقص سے منزہ ہے۔ اپنی ذات میں یکتا اور صفات میں بے ہمتا۔ اپنے افعال میں لیس کمثلہ اور اپنے تمام عبادات میں وحدہ لا شریک۔

۲۔ ملائکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور اُن پر ایمان لانا ہے۔

۳۔ تمام کتب الٰہیہ

۴۔ تمام رسولوں اور نبیوں۔

۵۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المکّی والمدنی محمد بن عبداللہ ابن آمنہ۔ خاتم النبیین۔ رسول رب العالمین ہیں۔ اور آپ پر جو کتاب نازل ہوئی کیا معنے اس پر اور ان تمام چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ قرآن کریم بلا تحریف و تبدیل و کمی و زیادتی کے اسی ترتیب در جوہ پر ہے کہ حضرت نبی کریم سے پہنچا۔

۶۔ تقدیر کا مسئلہ حق ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کو تمام اشیاء جو ہیں اور جو ہوں گی۔ اور جو ہو چکیں۔ سب کا اللہ تعالیٰ کو اتم و اکمل طور پر علم ہے جزئیات کا بھی وہ عالم ہے۔ اور نیکی کا ثمرہ نیک اور بدی کا نتیجہ بد ہوتا ہے۔ جیسے کوئی کرتا ہے۔ ویسا ہی پاتا ہے۔ یعفو عن کثیر۔

۷۔ بعد الموت نفس کو بقا ہے۔ قبر سے لیکر حشر و نشر۔ صراط۔ جہنم و بہشت کے واقعات جو کچھ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں۔ سب صحیح ہیں۔

۸۔ صحابہ کرام کو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ سے معاویہ و مغیرہ رضی اللہ عنہ تک۔ کسی کو بُرا نہیں کہتے اور نہ دل میں اُن کی نسبت بداعتقاد ہیں اہل بیت کو بدل اپنا محبوب و پیارا یقین کرتے ہیں۔ تمام بی بیاں حضرت نبی کریم کی حضرت خدیجہ و عائشہ سے لیکر اور تمام خاندان نبوت۔ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام حسن سبط اکبر اور امام حسین سبط اصغر شہید کربلا اور اُن کی والدہ بتول زہرا سیدۃ نساء اہل الجنۃ سب کو اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ گروہ دل یقین کرتے ہیں۔ صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین

اولاد امجاد مولیٰ مرتضیٰ علیہ السلام کو علی بن حسین زین العابدینؒ اور محمد باقر العلوم اور جعفر صادق سے لیکر زید بن علی اور اولاد صادق علیہ السلام میں حسن بن عسکری تک سب کو علماء باعمل اور آئمہ دین مانتے ہیں۔

امام ابو حنیفہ۔ مالک۔ شافعی اور احمد کو آئمہ فقہا سے۔ بخاری و مسلم۔ ابوداؤد اور نسائی کو آئمہ محدثین سے۔ خواجہ معین الدین چشتی اور الشیخ عبدالقادر جیلانی۔ خواجہ نقشبند۔ و شیخ احمد سرہندی شیخ شہاب الدین سہروردی۔ ابوالحسن الشاذلی کو آئمہ تصوف اس لئے ان کو مکرم معظم واجب التعظیم اعتقاد کرتے ہیں۔

کتاب و سنت پر اُن کا عمل ہے۔ اگر بتصریح وہاں مسئلہ نہ ملے تو فقہ حنفیہ پر اس ملک میں عمل کر لیتے ہیں اور اس لئے ہی سفر میں گیارہ رکعت فرض اور حضر میں سترہ رکعت فرض۔ اور تین رکعت وتر کے علاوہ۔ بیس رکعت رواتب اور بعض چالیس رکعت تک پڑھتے ہیں۔ ہر رکعت میں الحمد اور کچھ حصہ قرآن کریم کا۔ اور رکوع و سجود میں تسبیح و تحمید اور تشہد میں التحیات و صلوٰۃ و سلام و دعا پڑھتے ہیں۔ تمام رمضان شریف کے روزے رکھتے ہیں۔ چاندی میں ۵۲ تولہ چاندی پر چالیسواں حصہ اور ۷.۵ تولہ پر سونا و ماشہ زکوٰۃ اور بارانی زمین پر عشر اور نہری و چاہی زمین پر بیسواں حصہ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور حج بیت اللہ کرتے ہیں۔ فضائل میں ترقی اور رذائل سے بچنے میں لگے رہتے ہیں مرزا کے

دریں رہ گر کشندم ور بسوزند
نتابم رو ز ایوان محمد

پر ہر ایک کا عمل ہے۔ با ایں ہمہ

لوگ اور آپ ہم پر کیوں خفا ہیں؟

۱۔ اس لئے کہ مرزا نے دعوے مکالمہ الٰہیہ کا کیا۔ مگر اس دعوےٰ کی بنا اس پر تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے صفات میں الآن کما کان ہے۔ پس اگر وہ پہلے کسی سے بولتا اور کلام کرتا تھا۔ تو اب وہ کیوں نہیں بولتا۔

اور اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم میں دعا ہے کہ الٰہی۔ انبیاء۔ صدیقوں۔ شہداء اور صلحاء کی راہ عطا فرما۔ اور ان راہوں میں ایک راہ مکالمہ کی بھی ہے۔ پس اگر ہم مکالمہ کے مدعی ہیں۔ تو کیا کفر کیا؟ بنی اسرائیل کو اس لئے عبادت عجل پر ملامت ہوئی اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّہٗ لَا یُکَلِّمُھُمْ وَلَا یَھْدِیْھِمْ سَبِیْلًا۔ کہ اُن کا معبود اُن سے بات نہیں کرتا اور اُن کو ہدایت نہیں فرماتا۔ پس اس وقت کیوں مسلمان کیوں مکالمات الٰہیہ سے انکار کرتے ہیں۔

۲۔ دعوے امامت و تجدید دین۔ اس کی بناء مکالمات اور حدیث علیٰ راس مائۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا۔ اور سورۃ نور کی آیت استخلاف پر تھی۔ اور ہمیشہ مجدد گزرتے رہے۔ پس اس صدی کو کیوں خالی چھوڑتے ہیں

۳۔ دعوے مہدویت جس کا مدار وہی مکالمات تھے اور حدیث لا مھدی الا عیسیٰ۔ یہ صحیح حدیث اسفار حدیث میں موجود ہے۔ منجملہ ان کے ابن ماجہ میں بھی ہے۔ مگر جناب نے بہت حقارت و بُری نگاہ سے اس کا نام روایت اور مرزا صاحب کی تحسین کیلئے زیادہ کیا۔ کہ حدیث کرکے مرزا نے اس روایت کو پیش کیا ہے۔ حالانکہ یہ حدیث ہے۔ اور پھر کیا مجدد و مہدی نہیں ہوتا۔ انصاف! انصاف!!

۴۔ دعوے عیسیٰ ابن مریم ہونے کا۔ اس کا مدار بھی مکالمہ الٰہیہ تھا۔ اور قرآن کریم کی آیت و مریم ابنت عمران التی احصنت فرجہا فنفخنا فیہا من روحنا و صدقت بکلمات ربہا و کتبہ و کانت من القانتین پر تھی۔ اس آیت کریمہ سے پہلے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مؤمن جس سے خطا ہو جائے۔ وہ امراۃ فرعون کی مثل ہے۔ کہ شیطان کے ماتحت ہے۔ وہ تو دعائیں کرے۔ نجنی من فرعون الخ۔ اور اس آیت میں ذکر ہے۔ دوسری قسم کے مومن کا۔ دوسرا

مومن وہ ہے۔ جو محصن ہے۔ وہ مریم ہوتا ہے اور جب اس کو کلام الٰہی کا نفخ ہوتا ہے۔ تو مریم سے ابن مریم ہو جاتا ہے

اور تیسری وجہ یہ ہے

چوں مرا نورے پئے قومے مسیحی دادہ اند
مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند

چوتھی وجہ حدیث صحیح یوشک ان ینزل فیکم ابن مریم

۵۔ آپ کا دعوے کہ ابن مریم مرگئے اس کے دلایل کے لئے آپنے اسّی رسالہ لکھے۔

۶۔ جو طبعی موت سے مرگئے۔ وہ دُنیا میں باایں جسم عنصری واپس نہیں آتے ومن ورائھم برزخ الیٰ یوم یبعثون۔

۷۔ آپنے ہزاروں پیشگوئیاں کیں جو صحیح ہوئیں۔ جو بظاہر کسی کو نظر آتا ہے کہ صحیح نہیں۔ ان پر مرزا صاحب نے بہت کچھ لکھا ہے۔

آپنے باایں کہ محمد رسول اللہ کو خاتم النبیین مانا اور اُن کے عشق و محبت میں ہزاروں صفحہ لکھا ہے۔ بے ریب لکھا ہے کہ میں نبی بمعنے پیشگوئی کرنے والا ہوں۔ مجھے احادیث اور کلام الٰہی میں نبی کہا گیا۔ مگر نہ نبی تشریع۔ اور یہی مذہب تمام صوفیاء کرام کا ہے۔ فتوحات مکیہ باب پر آپ غور کریں۔

آپ کی سرخی اور آپ کا مضمون کم سے کم چار لاکھ مسلمان احمدیوں کو دُکھ دینے والا ہے۔ اگرچہ آپ کے ساتھ بھی بہت سے اخبار اور رسائل ہیں۔ مولوی صاحب! آپ کا زمانہ نبوت کا زمانہ نہیں۔ اس پر دریافت طلب امر ہے کہ آپ کو اس بارے میں وحی نبوت ہوئی ہے کہ آپکا زمانہ نبوت کا زمانہ نہیں۔ یا آپ کی دہریت کا فتوٰی ہے۔ نور الدین۔

قومی تحریکیں

سالانہ جلسہ سالانہ جلسہ میں اب وقت بہت ہی کم باقی رہ گیا ہے۔ مجھے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ابھی تک کوئی اطلاع نہیں ملی۔ کہ اس نے اس تحریک پر جو الحکم میں کی گئی ہے کیا نوٹس لیا ہے۔ رعایتی کرایہ کے لئے ابھی سے درخواست ہونی چاہئے۔ کیونکہ اگر یہ درخواست جلد تر بھی منظور ہو جاوے۔ تو اکتوبر کا مہینہ سرٹیفکٹ وغیرہ اجرا کرنے کے لئے کافی نہیں ہوگا۔ بہرحال اس کے لئے مجھے توقع ہے کہ انجمن بے فکر نہیں ہوگی۔ اور اگر ابھی تک اس پر کوئی نوٹس نہیں لیا گیا۔ تو سکرٹری صاحب بہت جلد اس پر توجہ کریں۔ باہر سے میری تجویز کے تائید میں مندرجہ ذیل خطوط آئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ع۵ ع۵ دینے والے یا جمع کرکے لانے والے احباب کی تعداد میں سرگرم ترقی نہیں ہے ممکن ہے کہ بہت سے احباب اس قسم کے ہوں کہ وہ اپنی جگہ یہ سمجھتے ہوں۔ کہ ہم جائیں گے۔ تو ع۵ روپیہ داخل کردیں گے۔ مگر قومی کاموں کی تحریکوں کو بار آور اور کامیاب بنانے کے لئے ضروری ہے کہ ان کے ناموں سے مجھے اطلاع ہو۔ تاکہ اندازہ کرنے کا موقع مل جاوے۔ کہ کسقدر بزرگ ابتک اس کام کے لئے تیار ہوئے ہیں۔ ایک ہزار کی تعداد میں سے ابھی تو بیس بھی نہیں ہوئے۔ چہ جائیکہ سینکڑوں پر نوبت آئے۔ اس لئے بہت جلد اس تعداد کو پورا کرنے کی کوشش کی جاوے۔

بھیرہ سے حکیم فضل دین صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ چودھری خواجہ احمد صاحب چک ۸۶ ع۵ داخل کریں گے اور شیخ مولا بخش صاحب سوداگر ڈھرانجھا بھی ع۵ داخل کریں گے ہفتہ بھر میں صرف دو ناموں کا آنا بہت ہی تعجب انگیز امر ہے۔ احمدی انجمنوں کو چاہئے۔ کہ اس تحریک کی خصوصیت سے اشاعت کریں۔

تعجب خیز امر ہے۔ سیالکوٹ۔ لاہور۔ امرتسر۔ کپورتھلہ۔ لودہانہ۔ مالیر کوٹلہ ضلع جالندہر وغیرہ سے ابھی تک ایک خط بھی اس کے متعلق نہیں آیا۔ کیا احمدی انجمنیں توجہ کریں گی۔

انبالہ چھاونی سے عبد العزیز احمدی حسب ذیل لکھتے ہیں:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

از انبالہ چھاونی ۱۶ ستمبر

سالانہ جلسہ کے متعلق

آج تک سالانہ جلسہ آئندہ کے متعلق متعدد آرٹیکل الحکم میں نکل چکے ہیں اور تمام ممبران جماعت احمدیہ اس امر کو بصدق دل مانتے ہیں۔ کہ جلسہ کے استحکام اور فنڈ لنگر خانہ کے متعلق جسقدر کوشش کی جاوے وہ کافی سے بھی بہت تھوڑی ہے۔

اوّل جناب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حیات میں لنگر خانہ کا انتظام اور اُس کے اخراجات کا بار جناب کے خاص مبارک ہاتھ میں اور مبارک ذات پر تھا۔ اس لئے ہر ایک شخص جماعت کا بے فکر تھا۔ اب اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ بوجھ بھی صدر انجمن احمدیہ پر ڈال دیا ہے۔ اگرچہ پیشتر ازیں انجمن مذکور کی تحویل میں اور بہت سے امورات ضروری۔ اشاعت دین اسلام و تعلیم تھے۔ مگر انجمن ان تمام خدائی کاموں کو بغیر امداد روپیہ کے کچھ بھی نہیں کرسکتی۔ لہذا انجمن کو کسیقدر بوجھ سے سبکدوش ہونے کی ایک دو ناقص تجاویز ذیل میں عرض کرتا ہوں۔ شاید انجمن اور ممبران جماعت احمدیہ پسند فرماکر اس کے متعلق اپنی اپنی کوشش مبذول فرماویں۔

(۱) سالانہ جلسہ پر جسقدر اصحاب بیرونجات سے تشریف لاکر جلسہ میں شریک ہوں۔ غربا کو چھوڑ کر ان میں سے جو صاحب مبلغ ع۵ روپیہ یا زیادہ ماہوار آمدنی رکھتا ہو۔ وہ اپنی خوراک کے لئے موازی ۸ روپیہ (بطرفی خوراک) انجمن میں داخل کرے۔ اس آمدنی کے جمع کرنے کے لئے انجمن ایک صندوق مقفل بنایا جس کے اوپر روپیہ اٹھنی چونی۔ دوانی ڈالنے کے چار سوراخ بنائے جاویں۔ یہ صندوق خاص لنگر خانہ میں جہاں کھانا کھلایا جاوے۔ لگایا جاوے۔ اور صندوق پر یہ عبارت جلی قلم سے لکھی جاوے۔

”جو اصحاب مبلغ ع۵ روپیہ یا زیادہ ماہوار مستقل آمدنی رکھتے ہوں۔ وہ فنڈ لنگر خانہ کی معاونت کے لئے ۸ روپیہ بابت خوراک اس صندوق میں داخل فرماویں۔ اس سے کم آمدنی والے اصحاب اور غربا و مساکین معاف ہیں۔“

اسی قسم کے چند ایک اشتہارات بھی اطلاع عام کے لئے جابجا لگوا دیئے جاویں۔

(۲) صدر انجمن احمدیہ امسال حکام ریلوے سے تخفیف کرایہ ریل کی نسبت کوشش فرماکر کنسیشن حاصل کرے۔ جب اللہ تعالیٰ انجمن کی اس کوشش کو فائز المرام کردیوے۔ تو جسقدر رقم سفر حکام ریلوے کی مہربانی سے ہر ایک ممبر کو رعائیت ملے۔ وہ رقم اشاعت دین و تعلیم میں داخل کردیجاوے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ ایک کثیر رقم اس طرح سے انجمن کے ہاتھ میں آجاوے گی۔ وما توفیقی الا باللہ۔

خادم عزیز احمدی ثم نوشہروی

نئی انجمنیں نادون ضلع کانگڑہ سے منشی شہامت خان اطلاع دیتے ہیں۔ کہ شیخ غلام احمد صاحب سفیر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بہ منشاء صدر انجمن احمدیہ قادیان نادون میں انجمن احمدیہ نادون ضلع کانگڑہ کے لئے مقرر کی ہے۔ اس لئے ضلع کانگڑہ کے احمدی اس میں شامل ہو جائیں۔ مفصلہ ذیل عہدہ مقرر ہوئے ہیں۔ منشی شہامت خان صاحب امیر مجلس شیخ محمد بخش صاحب سکرٹری۔ منشی محمد طفیل صاحب ناظر۔ منشی ایوب خان صاحب محاسب و امین۔

درخواست جنازہ غایب: مستری محمد موسیٰ صاحب سوداگر بائیسکل لاہور سے اطلاع دیتے ہیں کہ ”مولوی کرم الدین صاحب احمدی موضع پنڈدادنخان ضلع امرتسر ڈاکخانہ اٹاری ۱۵ ستمبر شنبہ بروز منگل بعارضہ بخار فوت ہوگئے ہیں۔ ہر جگہ احمدی احباب ان کا جنازہ غایب پڑھیں۔“

قدرت ثانیہ کے ظہور کے لئے دعا کرنے والی باضابطہ انجمن یا مجلس قادیان میں

مقرر ہوئی ہے۔ جس کے متعلق میں پہلے لکھ چکا ہوں۔ یہ امر بخوبی یاد رکھنا چاہئے۔ کہ اس انجمن کے اغراض و مقاصد خصوصیت کے ساتھ یہیں تک ہیں۔ کہ باہم اخوت و مودت بڑھائی جائے۔ اور ہر روز باقاعدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وصیت کے موافق قدرت ثانیہ کے ظہور کے لئے دعا کی جاوے۔ اور اپنے مقامی غریب اور ضعیف احباب کی دلجوئی اور مناسب موقع خدمت سے پرہیز نہ کیا جاوے۔ سلسلہ کی اغراض عامہ و مشترکہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ ہی ہے۔ جو کام اور خدمات صدر انجمن احمدیہ کر رہی ہے۔ اس میں شریک ہونا اور اس کی اعانت اور دستگیری اس انجمن کا فرض اولین ہے الحکم میں اس خبر کے لکھنے پر بعض مخلص اور نیک دل احباب کے قلوب پر بہت ہی اثر ہوا ہے اور حکیم فضل دین صاحب نے بھیرہ میں تین ایسی انجمنیں بنا دی ہے جہاں لوگ جمع ہو کر دعا کرتے ہیں دعا صرف ایک وقت کی جاتی ہے یعنی بعد نماز مغرب بہت ہی اچھا ہوگا اگر حکیم صاحب صبح کی نماز کے بعد بھی دعا کا سلسلہ جاری کرا دیں۔ دو انجمنیں تو صرف دعا میں شامل ہوتی ہیں اور تیسری انجمن کے احباب ایک وقت جمعہ کی شب کو ملکر کھانا بھی کھاتے ہیں بہتر ہوگا اگر دوسری انجمنوں میں بھی ایسا ہو۔ اگر ہر جگہ احباب ملکر حضرت صاحب کی اس وصیت کو پورا کرنے کا تہیہ کریں۔ تو بیک کرشمہ دو کار مضمون ہوگا۔ دعا مل کے لئے موقعہ ملیگا۔ باہم محبت پڑھے گی۔

ایک پولیٹیکل غلطی کی اصلاح

سید حیدر رضا دہلوی احمدی قوم کے نکتہ خیال سے اسلام اور مسلمانوں کا دشمن ہے۔ اس نے مسلمان اور سید کہلا کر وہ کام کیا ہے جس کو کوئی مسلمان ایک منٹ کے لئے بھی پسند نہیں کر سکتا گورنمنٹ انگلشیہ کے حقوق اور احسانات جو مسلمانوں پر ہیں وہ دیندار اور فرض شناس مسلمان کبھی نہیں بھول سکتے حیدر رضا نے ان لوگوں کے ساتھ مل کر جو مسلمانوں کے مذہبی اور ملکی نکتہ خیال سے دشمن ہیں۔ گورنمنٹ کے خلاف لوگوں کو بھڑکانے۔ پر جوش مضامین پڑھ کر لیکچر دینے کے سوا کوئی عمدہ کام نہیں کیا۔ اس نے گیتی کے تنور اپر جس پر یہ لیکچر کہنے لگا ہے پڑا ہو چکے ہیں پونا میں جا کر لیکچر دینے چاہے اور مجسٹریٹ پونا نے اس کو روک دیا۔ اس پر لاہور کے پنجابی اخبار نے ہندو اور مسلمان کے عنوان سے ایک آرٹیکل لکھکر حیدر رضا کے مقصد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام صلح کو ایک ہی سپرٹ میں ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ کوشش جیسی بے سود ہے۔ ایسی ہی فتنہ زا اور مغالطہ افزا ہے اس سے احمدی سلسلے پر سخت اعتراض کیا گیا ہے۔ کہاں حیدر رضا کی غرض ناپاک ہندو مسلمانوں کے اتحاد میں اور کہاں حضرت مسیح موعود کا مقصد اعلیٰ پیغام صلح میں۔

میں اس پر کسی قدر کھول کر لکھتا۔ مگر میرے ایک مکرم بھائی نے اس پر ایک مختصر سا نوٹ الحکم میں چھپنے کو بھیجا ہے۔ میرے احمدی مضمون نگار نے موجودہ پولیٹیکل ہلچل میں آریہ سماج کے پولیٹیکل ویوز کو نہایت قابلیت کے ساتھ مطالعہ کیا ہے اور اس پر انہیں ایک وسیع نظر ہے بہر حال وہ ما قل و دل کا مصداق مضمون حسب ذیل ہے۔ ایڈیٹر۔

برادران۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

واضح ہو کہ پچھلے ہفتے پنجابی اخبار میں ایک مضمون زیر عنوان

HINDOOS & MOHAMMEDANS.

دیا گیا ہے۔ کہ جس میں پونا کے مجسٹریٹ کے اس عمل پر کہ اس نے حیدر رضا کو مسلمانوں اور ہندوؤں کے اتحاد کے متعلق لیکچر دینے سے روکا ہے۔ نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اور دوران مضمون میں حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود کے مضمون بنام پیغام صلح کو بھی پیش کیا ہے۔ جس سے پبلک اور گورنمنٹ انگلشیہ پر یہ اثر ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے کہ حضرت اقدس مغفور کا اس مضمون کے لکھنے سے مدعا بھی وہی ہے۔ جو حیدر رضا کا اس مضمون پر لیکچر دینے سے ہے۔ اور ان دونوں مضامین کو ایک ہی پلیٹ فارم پر رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے عرض ہے۔ کہ حضرت اقدس کی ساری زندگی گورنمنٹ انگلشیہ کے احسانات کا شکریہ ادا کرنے میں گزری۔ اور آپ نے بار بار اپنی زندگی میں اپنی جماعت کو یہ خیال جمانے میں کوشش کی ہے۔ کہ اشاعت اسلام میں جو کہ ان کی بعثت کا مدعا ہے۔ گورنمنٹ انگلشیہ ایک برکت الٰہی ہے۔ اور اس کی احسان فراموشی باعث غضب الٰہی ہے۔ اب یہ حضرت میرزا صاحب مغفور کے اس مضمون کا مدعا دین اسلام کی اشاعت اور دنیا میں امن چین قائم کرنا ہی ہو سکتا ہے۔ اس میں یہ خیال کبھی نہیں ہو سکتا۔ کہ آپ کا ارادہ اس طرح کرنے سے یہ تھا کہ ہندو مسلمان آپس میں اتفاق کر کے گورنمنٹ کو جڑ و بنیاد سے اکھاڑ دیں۔ آپ کا مشن مذہبی تھا۔ اور مذہبی اشاعت کے لئے ہی یہ مضمون لکھا گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کب ان کا مدعا پورا ہوگا۔ مگر اتنا کہہ دینا ضروری ہے۔ کہ امام کی کہی ہوئی بات اثر لائے بغیر نہیں رہ سکتی اور وہ گورنمنٹ کے لئے باعث برکت ہوگی۔ کیونکہ جو دلی وفاداری گورنمنٹ کے ساتھ اس جماعت کو ہے۔ وہ صرف یہ جماعت ہی سوا نہ کر سکتی ہے جتنی یہ جماعت بڑھیگی۔ اتنے ہی زیادہ وفادار انسان گورنمنٹ کے احسانوں کا بموجب هل جزاء الاحسان الا الاحسان شکریہ کرنے والے پیدا ہوں گے اور ان میں سے جو ایسا نہ کریں گے۔ وہ اپنے مشن کے دشمن ہوں گے کیونکہ اس مشن کی ترقی ایسی مذہبی آزادی دینے والی گورنمنٹ کے ماتحت رہنے کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ ایسے مضامین کا حیدر رضا کے مضامین کے ساتھ مقابلہ کرنا جو کہ ایک مسلمہ Seditious خیالات رکھنے والا آدمی ہے۔ اور انہیں ایک پایہ دینا ایک بڑا ظلم ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ پبلک اور گورنمنٹ کو دھوکا لگ جاوے اس لئے میں نے ضروری سمجھا۔ کہ اس کی تردید کی جاوے۔

الراقم

ایک احمدی از لاہور۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اعلان

جلسہ سالانہ قادیان جو عموماً دسمبر کے آخری ثلث میں ہوا کرتا ہے۔ وہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی اپنی تاریخوں میں ہوگا۔ جو صاحب اس موقعہ پر کوئی نظم پڑھنا چاہیں۔ یا کوئی لیکچر دینا چاہتے ہوں۔ اس کی نسبت مفصل اطلاع خاکسار کو دیں۔

(۱) کس زبان میں ایسی نظم یا نثر ہوگی (۲) مضمون کیا ہوگا۔ (۳) کسقدر وقت تخمیناً اس کے لئے کافی ہوگا (۴) خود مصنف پڑھیں گے یا کسی دوسرے صاحب سے پڑھانے کا انتظام کیا جاوے۔ کون سا دن آخری ہفتہ دسمبر میں ایسے ناظم یا لیکچرار صاحب کے لئے زیادہ سہولت یا آرام کا باعث ہوگا۔

یہ اطلاع بہت جلد دفتر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ میں آنی چاہئے۔ کیونکہ پروگرام کے بننے کے لئے اس اطلاع کا آنا ضروری ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ یہ بالکل بے انتظامی کا طریق ہے کہ پہلے تو اطلاع نہ دیجاوے اور وقت پر کسی خاص نظم یا نثر وغیرہ کے سنانے کے لئے زور دیا جاوے۔ یا حضرت امام صاحب سے خاص اجازت لی جاوے۔ میں نے حضرت امام صاحب خلیفۃ المسیح کی خدمت میں اس رائے کو عرض کر دیا ہے۔ اور غالباً وہ مقررہ پروگرام کے خلاف کسی صاحب کو جس کا نام اس میں درج نہ ہوگا۔ اپنی نظم یا نثر کو سنانے کی اجازت دیں گے۔

برادران مہربانی فرما کر آخر اکتوبر تک مجھے اطلاع دیں۔ والسلام

خلیفہ رشید الدین
اسسٹنٹ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اعلان

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الحکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

خط جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب متعلق امتحانات دینیات اخبار میں شائع کردیں۔ تا اس کے متعلق دیگر احباب بھی اپنی رائے سے مشکور فرماویں:۔

"حضرت سید و مولائی حجۃ اللہ خلیفۃ المسیح الموعود علیہ السلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اس وقت اخبار الحکم میرے سامنے ہے۔ میں نے جناب کی خواہش کے متعلق اشتہار مفید الاخیار حضرت اقدس کو بڑی مسرت کے ساتھ پڑھا ہے۔ اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ یہ عاجز تو امتحان دینے کیلئے اس وقت بھی جب یہ اشتہار نکلا تھا۔ تیار تھا۔ اور آرزو تھی۔ کہ اس قسم کا امتحان ہو۔ مگر اُس وقت امتحان کا اعلان نہ ہوا۔ غالباً اس میں یہ سر تھا۔ کہ اس مبارک کام کی تکمیل حضور کے ہاتھ سے ہو اس کے متعلق چند تجاویز پیش کرتا ہوں۔ اگر جناب کو پسند ہوں۔ تو ان کے مطابق یا کچھ ترمیم کرکے امتحان لیا جاوے

(۱) سلسلہ حقہ کے متعلق دلائل اور براہین اور اسلام پر اعتراضات کا جواب اور دوسرے مذاہب کے رد کے متعلق صرف چند ماہ کے بعد یا سال میں ایک دفعہ لینا موزون نہ ہوگا۔ بلکہ تین چار سال میں اس امتحانوں کے سلسلہ کو ختم کرنا چاہیئے۔

(۲) امتحان سال میں ایک دفعہ ہونا چاہیے۔ اور ہر امتحان کے لئے کتب نامزد کرنی چاہئیں۔ جن میں سے سوال دیئے جائیں گے۔

(۳) امتحان اس ترتیب سے لئے جاویں۔ کہ جیسے حضرت اقدسؑ نے خود اس اشتہار میں تحریر فرمایا ہے یعنی

(۱) دسمبر ۱۹۰۸ء میں اس سلسلہ اور حضرت اقدسؑ کے دعوے کے متعلق دلائل اور براہین قویہ قطعیہ جو اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمائے ہیں جن میں مسائل مفصلہ ذیل ہوں گے۔

(الف) مسئلہ وفات مسیح (ب) آیات و علامات حضرت مسیح موعود و مہدی معہود (ج) مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کے متعلق آیات و نشانات (د) مرزا صاحب کی تعلیم (ہ) مرزا صاحب کی کرامات و معجزات وغیرہ (و) مخالفین کے اعتراضات کا جواب

میرے خیال میں مذکورہ بالا امور کے متعلق مفصلہ ذیل کتب کافی ہوں گی۔ ازالہ اوہام۔ آئینہ کمالات اسلام۔ حقیقۃ الوحی۔ عسل مصفیٰ۔ کشتی نوح۔ الوصیت۔ تقریر جناب خلیفۃ المسیح متعلقہ اعتراضات بر وفات مسیح موعودؑ

(۲) دسمبر ۱۹۰۹ء رد مذاہب نصاریٰ و آریہ کے متعلق امتحان ہو جس میں مسائل مفصلہ ذیل ہوں۔ رد الوہیت مسیح۔ کفارہ۔ تثلیث۔ تحریف انجیل۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ تناسخ۔ مسئلہ صفات باری تعالیٰ۔ نیوگ۔ وید اور قرآن کا مقابلہ۔ قدامت وید۔ مفصلہ ذیل کتب اس کے لئے کافی ہوں گی۔ جنگ مقدس۔ آریہ دھرم۔ سرمہ چشم آریہ۔ شحنہ حق۔ رسالہ نور الدین۔ چشمہ معرفت۔ رد تناسخ مولفہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

(۳) دسمبر ۱۹۱۰ء دین اسلام کی حقانیت پر دلائل اور مخالفین اسلام کے حملوں کا جواب اس میں مفصلہ ذیل مسائل ہوں۔ آخرت۔ ثبوت نبوت حضرت محمد صلعم (ب) مختصر سوانح رسول کریم صلعم (ج) پنج ارکان اسلام اور اُن کی فلاسفی (د) قرآن مجید کی کتاب منجانب اللہ ہونے کا ثبوت (ہ) الہام اور وحی کی کتاب (و) اسلام کے امتیازی نشان (ز) اسلام و بانیٔ اسلام پر اعتراضات کے جواب۔ اس کے متعلق مفصلہ ذیل کتب ضروری ہوں گی براہین احمدیہ۔ رسالہ نور الدین۔ فصل الخطاب۔ تصدیق براہین احمدیہ جنگ مقدس۔ چشمہ معرفت۔ حقیقۃ الوحی۔

(۴) دسمبر ۱۹۱۱ء میں تمام قرآن مجید میں امتحان ہو۔

(۵) دسمبر ۱۹۱۲ء میں تمام بخاری میں امتحان ہو۔

حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اکثر مقامات میں درس قرآن مجید و بخاری شریف شروع ہو گیا ہے چوتھے سال میں قرآن مجید اور پانچویں سال میں صحیح بخاری ضرور ہے۔ کہ خدا کے فضل سے ختم کریں اور اگر امتحان کی تیاری کا خیال ہوگا۔ تو محنت اور غور سے پڑھینگے۔ اس کے علاوہ جن مقامات میں درس جاری نہیں ہوا۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہاں بھی جاری ہو جاویگے۔ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کے حکم سے یہ اعلان اخبار میں شائع کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ احباب کا بہت جلد اپنی رائے سے مشکور فرماویں گے۔ والسلام

خلیفہ رشید الدین
اسسٹنٹ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

فتح الحمید یعنے ترجمہ قرآن مجید

یہ اس جدید ترجمہ قرآن مجید کا نام ہے۔ جو حال میں مولوی فتح محمد خان صاحب جالندھری نے لاہور کے رفاہ عام سٹیم پریس میں چھپوا کر شائع کیا ہے قرآن مجید کے ترجمہ کی اس زمانہ میں کیا ہر زمانہ میں ضروریات زمانہ کے لحاظ سے بہت بڑی ضرورت رہی ہے۔ اور اس زمانہ میں تو خصوصاً حاجت ہے۔ اس سے پہلے کئی ترجمے شائع ہوئے ہیں۔ اور ان میں زیادہ تر حافظ نذیر احمد صاحب کا ترجمہ مشہور ہوا ہے۔ مگر حافظ صاحب کے ترجمہ میں جو بہت بڑا نقص ہے وہ یہ ہے کہ اس کو ترجمہ کہنا میری رائے میں صحیح نہیں کیونکہ تصریح مطلب کی خاطر وہ آیات کے الفاظ کو مدنظر نہیں رکھ سکے۔ اور ہر شخص کو اس کا سمجھ لینا آسان نہیں۔ مگر یہ ترجمہ جس کا نام فتح الحمید ہے۔ اس نقص سے مبرا ہے۔ مترجم کی قابلیت کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا قابل فخر امر ہو سکتا ہے۔ کہ ڈپٹی نذیر احمد صاحب کے ترجمہ کے وقت مولوی فتح محمد خان صاحب اُن لوگوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے اُن کے ترجمہ کو دیکھا اور ایک یا دوسرے پہلو سے اصلاح کی۔ مولوی فتح محمد خان صاحب اردو زبان میں اپنے قلم کے ذریعہ زبان پر پوری حکومت رکھتے ہیں۔ قرآن مجید کے ترجمہ میں میری سمجھ میں یہ خوبیاں ہونی چاہئیں:۔

اوّل سلاست بیان **دوم** مطلب خیز **سوم** حتی الوسع مقدرات کم نکالے جاویں **چہارم** محاورہ کے ساتھ لفظی ترجمہ کی رعایت ہو **پنجم**۔ ترجمہ میں اُن اعتراضات کو زیر نظر رکھا جاوے۔ جن پر معترضین نکتہ چینی کرتے ہیں۔ بایں ہمہ اس کا ہو یہ ایسا ہو کہ ہر مسلمان کے ہاتھ میں جا سکے۔ میں نے فتح الحمید کے جستہ جستہ مقامات سے دیکھا ہے۔ اور میں بلا تکلف اور بلا مبالغہ یہ کہنے کو تیار ہوں۔ کہ اس ترجمہ میں پہلے چار امروں کو حتی الوسع مد زیر نظر رکھا ہے اور مولوی فتح محمد خان صاحب نے ترجمہ کی زبان میں سلاست کے ساتھ وہ زور اور شوکت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو قرآن مجید جیسی مجید کتاب کے شایان شان ہے۔ میری اپنی رائے میں اس وقت تک جتنے ترجمے حال میں شائع ہوئے ہیں۔ یہ ترجمہ اُن سب سے نسبتاً بہتر ہے۔ اور ہدیہ ایسا تھوڑا ہے کہ ہر شخص آسانی سے لے سکتا ہے یعنے صرف تین روپیہ

یہ امر بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ ترجمہ متن کے نیچے سطر بہ سطر ہے۔ اور آسانی کے لئے متن اور ترجمے میں ہر آیت کا نمبر بھی دیدیا گیا ہے۔ اور متن کا قلم ایسا موزون رکھا ہے کہ بچے سے لیکر بوڑھوں تک اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ کاغذ سفید ڈمئی لگایا گیا ہے۔ تقطیع موزون ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ احمدی جماعت اس ترجمہ کی خصوصیت کے ساتھ

قدر کریں گے۔ کیونکہ یہی ایک قوم اور جماعت ہے۔ جو اس وقت قرآن کریم سے محبت رکھتی اور اس کی اشاعت کے لئے فکر مند رہتی ہے۔ غرض آجکل کے مروجہ ترجموں میں یہ نسبتاً مفید اور عمدہ ہے۔ مولوی فتح محمد خان صاحب سے جالندھر کو ٹلے اچھے کے پتہ پر درخواست کرنے پر ملے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے دو کرامت نامے

ذیل میں حضرت حجۃ اللہ کے دو گرامی نامے درج کرتا ہوں جو محبی ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے نام ہیں۔ ان خطوط کے اندراج سے یہ غرض ہے۔ تا کہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کی پاک سیرت پر غور کرنے کا ہم کو موقع ملے۔ کہ آپ اپنے مخلص اور وفادار خدام اور احباب کے ساتھ کس محبت اور لطف سے پیش آتے تھے۔ اور ان کی خدمت گزاریوں کے کیسے قدردان تھے ان کے دکھوں کو کیسے محسوس کرتے تھے۔ فی الحقیقت محبت۔ اخلاص اور وفاداری ہی ایک ایسی شئے ہے۔ جو قابل قدر ہے۔ بشرطیکہ وہ محض اللہ ہی کے لئے ہو۔ ڈاکٹر صاحب قابل مبارکباد ہیں۔ کہ انہیں خدائے تعالیٰ نے موقعہ اور توفیق دی۔ کہ اپنے محسن امام کو خوش رکھتے۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبی عزیزی اخویم خلیفہ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہونچکر باستماع خبر دردناک واقعہ لخت جگران عزیز دل کو صدمہ پہونچا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شاید دانتوں کی بیماریوں کے سلسلہ میں یہ واقعہ پیش آیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدائے تعالیٰ اس کی والدہ کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ اور نعم البدل عطا کرے۔ فرزندوں کی موت انسان کے دل پر طبعاً بہت دردناک اثر کرتی ہے۔ اور یہ مصیبت اگر صبر کے ساتھ برداشت کی جائے۔ تو وعدہ الٰہی ہے کہ صاحب عمر اولاد عطا [illegible] بہت۔ اس طرف بچوں کی بیماری کی ایک وبا پھیلی ہوئی ہے ایک [illegible] ہے۔ ساتھ ہی قے اور دست آنے لگتے ہیں۔ اور [illegible] شروع ہو کر آٹھ بجے تک بچہ مرجاتا ہے۔ مبارک کو [illegible] ہو گئی تھی [illegible] آٹھ دفعہ سخت غشی اور تشنج ہوا۔ [illegible] میں تھا کہ خبر دی گئی کہ لڑکا فوت ہو گیا جب میں نے آکر دیکھا۔ تو تنفس اور نبض کچھ باقی نہ تھا۔ اور برف کی طرح ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ بہت حیلہ کیا گیا۔ مگر فائدہ نہ ہوا۔ جب سمجھا گیا کہ حقیقت میں مرگیا اور سب حاضرین نے انا للہ کہہ دیا۔ تو یک دفعہ کچھ حرکت محسوس ہوئی۔ پانی گرم میں دیر تک رکھا گیا مدت دراز کے بعد زندگی کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ آخری دوسری رات کے گیارہ بجے کے قریب دوبارہ زندگی خدا تعالیٰ نے عطا کی۔ اسی طرح خدا تعالیٰ آپکے لئے وہ دن جلد لاوے کہ خدا تعالیٰ عمر والا بدل عطا کرے۔ زیادہ خیریت۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد۔ ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء روز یکشنبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ

محبی عزیزی ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل کی ڈاک میں آپکے مبلغ پانچروپیہ مجھکو پہونچے۔ جزاکم اللہ خیرا۔ آپ کو خدا تعالیٰ بہت جزائے خیر بخشے۔ آپ صدق اور وفا سے اپنے اُس وعدہ کو جو محض للہ کے کیا تھا۔ ادا کر رہے ہیں۔ اور یہ ایک ایسی عمدہ صفت ہے۔ جو اس گندے زمانہ میں لاکھوں کروڑوں آدمیوں میں سے کسی کسی فرد بشر میں پائی جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے واسطے بات اور وعدہ کا پاس جو سچی جوانمردی کی نشانی ہے۔ بہت ہی کم لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ اور بیوی بچوں کی ہمدردیوں یا زینتوں میں ان کے مال خرچ ہوتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ یکدفعہ اس بیوفا دُنیا سے واپس بُلائے جاتے ہیں۔ دین کی طرف جھکنا انہیں دلوں کا کام ہے۔ جن کو آخرت پر سچا ایمان ہوتا ہے۔ میں آپ سے دلی محبت رکھتا ہوں اور آپ میں رشد اور صلاح کے آثار پاتا ہوں۔ اور ایک خاص تعلق آپکا سمجھتا ہوں۔ ایک مرتبہ میرے دل میں یہ خیال آیا تھا۔ کہ اب میرے یہ چھوٹے تین لڑکے ہیں۔ محمود (ہفت سالہ)۔ بشیر (تین سالہ)۔ شریف (پانچ ماہہ)۔ بہتر ہو۔ کہ اگر خدا تعالیٰ چاہے۔ قریب بلوغ ہو کر بشرطیکہ جانبین کی اولاد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت رہے۔ آپ کی کسی لڑکی سے کوئی لڑکا منسوب ہو۔ یہ خیال صرف میرے اُس نیک ظن سے پیدا ہوا تھا۔ جو مجھے آپ کے باطنی اخلاص اور محبت پر ہے مگر پھر میں نے یہ خیال کیا کہ یہ سب امور آپکے والد صاحب کے اختیار میں ہیں۔ اور ابھی اُن کا ذکر بھی نامناسب۔ اگر کوئی ایسا موقعہ ہوا۔ کہ آپ کی رائے بھی اُن بزرگوں کی مجلس میں سُنی جائے تب بشرط خیریت جانبین۔ یہ تحریک ہو سکتی ہے۔ اس شرط سے کہ موقعہ بنا ہوا ہو۔ کوئی تجویز نہ ہو گئی ہو۔ اس لئے اس خیال کو ابھی قابل ذکر نہ سمجھا گیا۔ کہ خود بچے بہت کم سن ہیں۔ ابھی بلوغ تک زمانہ پڑا ہے۔ وہی ہوگا۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مقدر اور اُس کی نظر میں پسندیدہ ہے۔ رسالہ ست بچن۔ آریہ دھرم نور القرآن۔ منن الرحمان طیار ہو رہی ہیں۔ بعض ان میں سے تین ہفتہ تک انشاء اللہ شائع ہو جائیں گے۔ باقی سب خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد۔ ۱۴ اگست ۱۸۹۵ء

مختصر نوٹ

مرادِ ما نصیحت بود کردیم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت نے مذہبی دُنیا میں ہلچل ڈالدی ہے اور ہر مذہب و ملت کے افراد کو فکر دامنگیر ہے۔ کہ وہ اپنے عقائد کے استحکام کے لئے جہاں تک ان سے ممکن ہو۔ کوشش کریں۔ اسلام کے مخالف مذاہب کا اپنی حفاظت اور اشاعت کے لئے تیار ہو جانا ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہ وقت کسی آسمانی مصلح اور ریفارمر کا ہے۔ دوسری طرف مسلمانوں کا اپنے گھر کی حفاظت اور اسلام کی فکر کرنا بتا رہا ہے کہ اسلام مختلف حملہ آوروں کی زد میں ہے اور یہ وقت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی نصرت فرمائے۔ اور اپنے وعدہ کے موافق حفاظت کرے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق اپنا بندہ بھیجا وہ ہم میں آیا اور اپنا کام کر کے رخصت ہوا۔ مگر بہت لوگوں نے اُسے نہ دیکھا اور نہ پہچانا۔ بلکہ اُس کی مخالفت کی اور اُس کی راہ میں روک کا موجب بننا پسند کیا۔ لیکن اب ضرورت زمانہ نے انہیں مجبور کیا ہے کہ وہ عملی طور پر اُسی کا اقتدا کریں۔ چنانچہ حفاظت و اشاعت اسلام کے لئے مختلف مقامات پر انجمنیں اور مدرسے قائم ہو رہے ہیں۔ یہ آثار مبارک ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود کے انفاس قدسیہ کی تاثیر لئے ہوئے ہیں اور اس سے اُن کی سچائی اور بعثت حقہ کا ثبوت ہو رہا ہے۔ میں ایسے مدرسوں اور انجمنوں کے مہتمموں کی خدمت میں یہ گزارش کرنے سے رُک نہیں سکتا۔ کہ اگر فی الحقیقت وہ اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں اور مخالفین مذہب اسلام کے حملوں کا جواب دینے کے قابل اپنے بچوں اور نوجوانوں کو بنانے کے آرزومند ہیں تو وہ تنگ خیالی اور تعصب اور بے جا عداوت کو دل سے نکال دیں اور اپنے سلسلہ تعلیم کے نصاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کو رکھیں تاکہ جو نوجوان خدمت اسلام کے لئے تیار ہوں گے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ دوسرے مذاہب باطلہ کے مقابلہ میں لاجواب نوجوان ثابت ہوں گے۔ اور جو علم کلام حضرت مسیح موعود نے اس زمانہ کے حسب حال سکھایا ہے اسے دستور العمل بنا کر دیکھیں کہ مخالفین ان سے کس طرح

بھلگتے اور بدکتے ہیں۔ اگر میری اس نصیحت سے فائدہ نہ اٹھایا گیا۔ تو اس کے ذمہ وار وہ لوگ ہوں گے۔ جو حفاظت اور اشاعت اسلام کے دعوے کرکے اُٹھتے ہیں۔ اور اپنا روپیہ اور وقت خرچ کرتے ہیں ورنہ

مرادِ ما نصیحت بود کردیم

سالانہ جلسہ کا پروگرام

میں نے کسی جگہ لکھا ہے۔ کہ مجھے معلوم نہیں صدر انجمن نے سالانہ جلسہ کے متعلق کیا تجویز کی ہے۔ مگر ناظرین اسی اخبار میں خلیفہ رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سکرٹری کی طرف سے سالانہ جلسہ کے پروگرام کے متعلق اعلان پڑھکر خوش ہوں گے۔ کہ انجمن بے فکر نہیں۔ سال کے آخیر مہینوں میں کام بہت ہوتا ہے نئے سال کے لئے بجٹ کی تیاری۔ سالانہ رپورٹ کی فکر۔ غرض بہت کچھ کرنا پڑتا ہے۔ تاہم میں نہایت مسرت اور شکر گزاری سے یہ امر ظاہر کرتا ہوں۔ کہ صدر انجمن نے اپنے خادم الحکم کی تجویز اور رائے کو قدر کی نظر سے دیکھا اور سالانہ جلسہ کو باقاعدہ اور مفید بنانے کے لئے اُس نے پروگرام تجویز کیا ہے میں امید کرتا ہوں کہ اسی نہج پر سالانہ جلسہ کے متعلق دوسرے مفید مشوروں پر بھی انجمن غور کریگی۔ اور سکرٹری صاحب رعایتی کرایہ کے لئے ابھی سے تجویز کریں گے۔

احمدی جماعت کے ڈاکٹر صاحبان کی توجہ طلب

صدر انجمن احمدیہ کے آمد و خرچ کے گوشوارہ کی اشاعت کی یہ غرض نہیں ہے۔ کہ لوگ اسے معمولی ہندسوں کا صفحہ سمجھکر چھوڑ دیا کریں بلکہ یہی وہ ورق ہے۔ جس میں وہ اپنی قومی انسٹیٹیوشنز کی حالت کو دیکھ سکتے ہیں۔ اور جو میری رائے میں بہت ہی اہم اور ضروری ہوتا ہے۔ مگر میں خیال کرتا ہوں۔ کہ شائد بہت ہی تھوڑے آدمی ہوں۔ جو اس پر غور کرتے ہوں۔ ستمبر کا گوشوارہ میرے سامنے ہے۔ اس میں شفاخانہ کا نقشہ آپ دیکھیں۔ یکم ستمبر کو شفاخانہ اڑہائی سو روپیہ کے قریب مقروض ہے۔ اگرچہ اگست کی آمد بمقابلہ خرچ کے گیارہ روپیہ ساڑھے پانچ آنہ کے زیادہ ہے۔ مگر پچھلا بقایا قرض ایک معقول رقم اڑہائی سو سے زیادہ ہے ایسی حالت میں ان ڈاکٹروں اور اطبا سے اپیل کرنا بے محل نہیں۔ جنہوں نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ ایک دن کی آمدنی فیس داخل کر دیا کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اطبا اور ڈاکٹر صاحبان اگر اس رزیلیوشن پر جو انہوں نے خود پاس کیا ہے پوری توجہ کریں۔ تو قادیان کا شفاخانہ بہترین حالت میں ہو جاوے۔ انشاء اللہ العزیز۔ کیا امید ہونی چاہئے۔ کہ اکتوبر میں شائع ہونے والے گوشوارہ کے وقت شفاخانہ مقروض نظر نہ آوے گا۔

قادیان کی کمیٹی

قادیان میں نوٹی فائڈ ایریا تو ہو چکا۔ مگر اشیاء خوردنی کی طرف کسی کو توجہ ہی نہیں ہے یا جو سڑی بُسی چیزیں بکیں بکتی رہیں۔ عام طور پر بخار کی بیماری کی وجہ سے لوگ پہلے ہی نالاں ہیں۔ پھر جب دوائیوں کے لئے عطاروں کے ہاں پہنچتے ہیں۔ تو وہاں سے جو کچھ اُنہیں ملتا ہے۔ وہ یا بیمار جانتے ہیں یا دینے والے عطار۔ اس قسم کی اشیاء جو مضر صحت ہوں اور خراب اور ناقص ہوں۔ اگر یہاں کمیٹی مقرر نہ بھی ہوتی۔ تب بھی تحصیلدار صاحب کے فرائض میں داخل ہے۔ کہ وہ حفظ صحت کے خیال سے کبھی کبھی ان کا معائنہ کر لیا کریں۔ لیکن موجودہ حالت میں کم از کم کوئی ڈاکٹر ایسا مقرر ہو جانا چاہئے۔ جو ان اشیاء کا وقتاً فوقتاً معائنہ کرے میں سمجھتا ہوں کہ اگر قادیان کی کمیٹی سردست اس پر کچھ خرچ نہیں کر سکتی تو وہ صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت ڈسپنسری کے انچارج ڈاکٹر کو ایسے اختیارات دے سکتی ہے۔ اور وہ بدوں کسی معاوضہ کے محض عام خلق اللہ کی بھلائی کے لئے ایسا کام کرنے کو تیار ہوں گے۔

صلی میرا اور سرمہ کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح علیہ السلام و خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوتا ہے

قیمت فی تولہ ممیرا قسم اوّل عہ دوم ۸؍ سرمہ قسم اوّل عہ دوم ۸؍

ہر قسم کی پشاوری لنگی اور کلاہ مجھ سے خرید و

المشتہر:- احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ سیدھے ریشے دار لکڑی کے علا ہینڈل کا کین اور دو ربڑ کے بنے ہوئے نہایت عمدہ ہیں قیمت ۱۲؍ کرکٹ بیٹ سیدھے ریشہ دار کشمیر کی لکڑی کے کین ہینڈل ربڑ کے بنے ہوئے میچ کے لئے نہایت عمدہ عا؍ کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوم کی ہوگی ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا۔ عا؍

کرکٹ بیٹ معمولی پریکٹس کے لئے عہ؍

کرکٹ وکٹ ۱۲×۱۳ کے واسطے درست ایک ٹرنکس / ایک سال کی لکڑی کا فی سٹ ۸؍

فٹ بال عمدہ وکارآمد و پائیدار اور مضبوط بلیڈر نہایت عمدہ و پائیدار ۶ عا؍

فٹ بال کے لئے فٹ بال ۵ عہ؍

〃 〃 〃 ۴ عہ للعہ؍

〃 〃 〃 ۳ عہ ۸؍

کرکٹ بال گسٹ سوں نہایت و مضبوط چمڑے کے ۵ عہ

〃 〃 دھاگے کے بچ ۸؍

کرکٹ وکٹیں پر بکس ۸؍ ۸؍

فی کاپی ۸؍

المشتہر:- مستری نظام الدین شہر سیالکوٹ۔

سرٹیفکیٹ:- السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مال از قسم کرکٹ بیٹ و کٹ و فٹ بال وغیرہ پہنچا۔ ہر طرح قابل تعریف پایا میں اسے کم خرچ بالا نشین کا مصداق پاتا ہوں۔ [illegible]

نیاز مند:- حاکم علی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سبحان پور ٹیرہ۔ کانگڑہ

مفید رسالے۔ رسالہ ثبوت واجب الوجود خدا تعالیٰ کی ہستی پر آریہ کے اعتراضات کا لطیف و فلسفیانہ جواب جس میں آریہ سماج کے اصول کی حقیقت بھی کھول کر بتائی ہے۔ قیمت چھ آنہ (۶؍)

التقدیر:- اس میں مسئلہ تقدیر کی حقیقت بیان کی گئی ہے اور تقدیر اور تدبیر کے فلسفہ پر بحث کی گئی ہے۔ قیمت چھ آنہ (۶؍)

دونو رسالے بٹالہ ضلع گورداسپور منشی حسین بخش سیل نویس سے مل سکتے ہیں

کیا آپ بیمار رہتے ہیں؟

جبکہ آپکی طبیعت درست نہ ہو اور آپکو کچھ شبہ ہو کہ کسی شکایت آپکو ہے تو خود ہی یہ سوال کیجئے کہ آیا دن میں ایک دفعہ دست صاف ہوجاتا ہے اگر یہ بات نہو تو رات کو سوتے وقت دو یا تین ہاضمہ کی گولیاں ڈنر ڈون پلس کھالیا کیجئے دوسرے روز ہی آپکو دست صاف ہوگا اور پیشتر کی نسبت آپکو فوراً زیادہ اچھا معلوم ہوگا قبض کی وجہ آنتوں میں فضلے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جگر کی شکایات ہیجان صفراوی بخار یا تپ بدہضمی۔ سوء ہضمی پٹھوں کی کمزوری۔ جسم کی نقاہت۔ امراض قلبی۔ دل و دوار۔ چلنے میں چکر آنا۔ دردسر نفخ۔ کھٹی ڈکاریں آنا اور مستورات کی بیماریاں وغیرہ اگر کچھ عرصہ تک یہ حالت رہی تو خون کثیف ہوجاتا ہے اور صحت ہمیشہ کیلئے خراب ہوجاتی ہے ڈنر ڈون کی ہاضمہ کی گولیاں نباتات سے بنائی گئی ہیں جگر کو قوت عطا کرتی ہیں صفرا یعنی پت کو اچھی طرح بہاتی ہیں جسم کو پاک اور صاف کرتی ہیں مرد و عورت اور بچہ کو جلد صحت بخشتی ہیں۔

Dinner Down Pills.

بارہ آنے والی

قیمت ۱۲؍ اور ۸؍ والی شیشی میں ساٹھ گولیاں ہیں جو ۸؍ والی شیشی سے پانچگنی ہیں کل دوا فروشوں سے ملتی ہے۔ یا ڈون پی اور باکس کمپنی سے

ڈوون کا مرہم (ڈونس اینٹ منٹ) ایک مرتبہ لگانے سے کسی قسم کی خارش کیوں نہو کم ہوجاتی ہے اور اکثر وقت تو ایک ہی ڈبیہ چنبل بواسیر (باہر نکلی ہوئی یا خونی)۔ سر خبادہ یا گھر چوا۔ داد کی سب قسم کی سوزش اور خارش وغیرہ کو بہت گری ہوئی حالت میں بھی شفا دیتی ہے۔ تمام دوا فروشوں کے پاس سے مل سکتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۸؍

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضر نفوذ کثیرہ وطراری مریضوں کی آہ و بکا آجکل و بکثرت ہو رہی ہے لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہے ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں اوّل آزماؤ پھر منگاؤ بھلا اس میں کچھ بھی دھوکا ہے۔ قوائے متناسلہ کے متعلق ان داؤں مختلف قسم کی بیماریاں کثرت سے ہیں عام طور پر ضعف کی شکایت ہے ہم نے امراض مخصوصہ کی شکایت کے علاج کیلئے ایک لاجواب معجون تیار کیا ہے جس کے چند روز استعمال سے امراض متعلقہ قوائے متناسلہ فوراً انشاء اللہ تعالیٰ دفع ہو جاتے ہیں اور ہر قسم کا امراض کیلئے مفید ہے۔ ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم لکھ دیں کہ جو ہر امت سے تیار ہو سکتی ہیں اوّل نمونہ مفت منگائیے پھر شفا ہو۔ طلب فرمائیے قیمت فی بکس عہ؍

طلا طلسمی پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی بے اعتدالیاں اور خطرناک ریاضت یہ امراض لاحق ہو رہے ہیں اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچا دیتے ہیں ہمارے اس طلا طلسمی سے یہ فائدہ اٹھائیں۔ اور بعد طلا طلسمی کے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد مفید پائیں نمونہ منگوا کر آزمائیں۔ قیمت [illegible]

سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور بصارت بڑھانیوالا۔ قیمت ۸؍

منجن دندان دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کرکے انکے مثل گوہر آبدار بنانا اسی منجن کا کام ہے قیمت فی ڈبیہ ۸؍

المشتہر

حکیم محمد مسیح خان حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ طبیب گڑھ ضلع دہلی

لاکھوں روپے کمانیکا سہل طریق

اگر آپ خوشنودی پبلک کے واسطے لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے ہیں تو حکیم نور محمد صاحب پروپرائیٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور کی ایجاد کردہ تریاق طاعون کی شیشیاں منگوا کر فروخت کریں جن کے منافع و کمیشن سے آپ مالامال ہوسکتے ہیں اس تریاق بے نظیر و سریع الاثر و مجرب الامجرب کی خاصیت ہے کہ بفضلہ تعالیٰ بطور حفظ ماتقدم استعمال کرنے سے طاعون و جملہ امراض وبائیہ سے امن رہتا ہے اگر مبتلائے طاعون بخار شروع ہوتے ہی کسی کو دوا پلا دیں تو بخار کچھ نہیں کر سکتا اور گلٹی میں لاکر بدن پر مالش کی جائے تو سر درد بخار چند منٹ میں دور اور سرسام و گلٹی کا خطرہ کافور اور تمام جسم میں جلد صحت و سرور حاصل ہوگا۔ تمام مریضوں بالخصوص بچوں اور ان کے لئے جن کو بیہوشی یا بندش گلا کے باعث دوا حلق سے اترنا محال ہوجاتی ہے۔ یہ تریاق نعمت غیر مترقبہ ہے۔ تعمیم افادہ کیلئے بشرط حلفی اقرار عدم افشائے راز بعد آدائے فیس اس کا بنانا بھی سکھا دیا جاتا ہے قیمت فی شیشی دو روپیہ۔ مگر ان اشخاص سے جو ایجنٹ ہونگے۔ یا ایک ہی شیشی بغرض تجربہ منگائیں۔ ان سے نصف قیمت لی جائیگی۔ نوٹ جو اخبار ہذا [illegible]

آٹا پیسنے کے لئے لوہے کا خراس

یہ خراس یعنی آٹا پیسنے کی چکی تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ تیس سیر پختہ پس جاتا ہے قیمت درجہ اوّل فی عدد ۸؍ درجہ دوم ۶؍ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے

المشتہر:- مستریان مولا بخش و غلام قادر مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

اسکاٹس امیلشن

تمہارے جسموں کے کمزور مقامات کو مضبوط بنا کر انسداد مرض کر رہا ہے ہمیشہ اس انسان ماہی گیر کا امیلشن لو اسکاٹ کے طریقہ ساخت کا نشان ہے۔ کھلا کبھی بیچا نہیں جاتا۔ فروخت کے لئے سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے

اسکاٹ اینڈ بروان لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹس لنڈن